بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹ — رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم ھفتہ

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۶/۳۱ | ۱۹ شعبان ۱۳۹۷ھ ۔ ۲۰ ظہور ۱۳۵۶ہش ۔ ۲۰ اگست ۱۹۷۷ء | نمبر ۱۷۶

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۶ ظہور۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے

احباب جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی زندگی عطا فرمائے اور ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے۔ آمین

ربوہ ۵ ظہور۔ آج جامع مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لا کر پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں سورہ بقرہ کے ابتدائی حصہ کی چند آیات ... کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ جب قرآن عظیم نازل ہوا تو لوگ ان تین گروہوں میں تقسیم ہو گئے (۱) قرآن کریم پر سچے دل سے ایمان لانے اور اس کے جملہ احکامات پر عمل کرنیوالے مومنین (۲) قرآن کریم کا انکار کرنے والے منکرین میں شامل ہونیوالے لوگ (۳) منافقین کا گروہ جن کے دلوں میں بیماری ہوتی ہے اور جو بظاہر ایمان لانے کے مدعی ہوتے ہیں مگر درپردہ مومنوں کے دلوں میں مختلف قسم کے شیطانی وساوس پھیلا کر فتنہ و فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی رُو سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تفسیر القرآن کی روشنی میں بتایا کہ جہاں مومن ابتلاؤں اور آزمائشوں کے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی بشارات کے ماتحت اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے انوار کے طفیل پہلے سے بھی زیادہ آسمانی برکات سے حصہ لیتے ہیں وہاں منافقین کو آزمائش کا وقت ننگا کر دیتا ہے اور ان کا اندرونی گند ظاہر ہو جاتا ہے۔ حضور نے قرآن مجید میں بیان فرمودہ منافقین کی علامات کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ (۱) ان کی زندگی کا نصب العین بناوٹ اور ریاء ہوتی ہے (۲) وہ چونکہ اللہ تعالیٰ کو علام الغیوب نہیں سمجھتے اور اس پر کامل ایمان نہیں رکھتے اس لئے وہ چالاکیوں اور دھوکہ بازیوں سے لوگوں کو ورغلانے کی کوشش کرتے ہیں (۳) وہ جھوٹ بولنے کے عادی ہوتے ہیں (۴) ان کا دعویٰ یہ ہوتا ہے کہ ہم مصلح ہیں مگر درپردہ وہ فتنہ و فساد اور کفر و شرک پھیلا رہے ہوتے ہیں (۵) وہ صاف اور واضح ارشادات و احکامات کو چھوڑ کر متشابہات کو لیکر بدعقیدگی اور فتنہ پھیلاتے ہیں (۶) وہ عاجزانہ راہوں کو اختیار کرنے کی بجائے متکبر ہوتے ہیں اپنے آپکو کچھ سمجھتے ہیں اور مخلصین کو بیوقوف اور احمق قرار دے دیتے ہیں۔ حضور نے فرمایا الٰہی سلسلوں میں ہمیشہ منافقین بھی ہوتے ہیں چنانچہ ہماری جماعت میں بھی جہاں بہت بھاری اکثریت مخلصین کی موجود ہے جو بشاشت کے ساتھ قربانیاں کرنے اور خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے کوشاں ہیں وہاں چند منافقین بھی موجود ہیں جو مختلف وساوس جماعت میں پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں کبھی وہ کہتے ہیں کہ جماعت خدانخواستہ خدا سے دُور ہو گئی ہے حالانکہ دوسرے الفاظ میں اس کے معنے یہ ہوتے ہیں خدا نے مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا جو مقصد قرار دیا تھا یعنی دُنیا کو اسلام کے جھنڈے تلے اُمّتِ واحدہ بنانا نعوذ باللہ حضور علیہ السلام اس مقصد میں ناکام ہو گئے ہیں۔ کبھی یہ لوگ

(باقی صفحہ ۶ پر)

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اِنسان میں بالطبع ہمدردیٔ خلق کا ایک جوش پایا جاتا ہے

یہ ہمدردی اِنسانی اخلاق میں اس وقت داخل ہوگی جب عدل کی رعایت سے اپنے محل پر ہو

"منجملہ انسان کے طبعی امور کے جو اس کی طبیعت کے لازم حال ہیں ہمدردیٔ خلق کا ایک جوش ہے۔ قومی حمایت کا جوش بالطبع ہر ایک مذہب کے لوگوں میں پایا جاتا ہے اور اکثر لوگ طبعی جوش سے اپنی قوم کی ہمدردی کے لئے دوسروں پر ظلم کر دیتے ہیں۔ گویا انہیں انسان نہیں سمجھتے۔ سو اس حالت کو خُلق نہیں کہہ سکتے۔ یہ فقط ایک طبعی جوش ہے۔ اور اگر غور سے دیکھا جائے تو یہ حالتِ طبعی کوّوں وغیرہ پرندوں میں بھی پائی جاتی ہے کہ ایک کوّے کے مرنے پر ہزارہا کوّے جمع ہو جاتے ہیں لیکن یہ عادت انسانی اخلاق میں اُس وقت داخل ہوگی جبکہ یہ ہمدردی، انصاف اور عدل کی رعایت سے محل اور موقع پر ہو۔ اُس وقت یہ ایک عظیم الشّان خُلق ہوگا جس کا نام عربی میں مواسات اور فارسی میں ہمدردی ہے۔ اسی کی طرف اللہ جلّ شانہٗ قرآن شریف میں اشارہ فرماتا ہے :-

تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ وَلَا تَهِنُوْا فِي ابْتِغَآءِ الْقَوْمِ ... وَلَا تَكُنْ لِّلْخَآئِنِيْنَ خَصِيْمًا وَّ لَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ مَنْ كَانَ خَوَّانًا اَثِيْمًا ۝

یعنی اپنی قوم کی ہمدردی اور اعانت فقط نیکی کے کاموں میں کرنی چاہیئے اور ظلم اور زیادتی کے کاموں میں ان کی اعانت ہرگز نہیں کرنی چاہیئے اور قوم کی ہمدردی میں سرگرم رہو تھکو مت اور خیانت کرنے والوں کی طرف سے مت جھگڑو جو خیانت کرنے سے باز نہیں آتے۔ خدا خیانت پیشہ لوگوں کو دوست نہیں رکھتا۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۸۵، صفحہ ۸۶)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
۶ ظہور ۱۳۵۶ ہش
۶ اگست ۱۹۷۷ء

"بڑی ہی غور طلب بات"

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ اس کے نزدیک حقیقی دین اسلام ہی ہے چنانچہ اس امر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

"اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ" (آلِ عمران آیت ۲۰)

ترجمہ:۔ بیشک حقیقی دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہے۔

جب اسلام کے سوا کوئی اور دین، دین کہلانے کا مستحق ہی نہیں ہے تو پھر ضروری ٹھہرا کہ دوسرے ادیان کی پیروی اللہ کے ہاں مقبول نہ ہو اور ان کی پیروی کرنے والے کسی اجر کے مستحق قرار نہ پائیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا کہ:۔

"وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝" (آلِ عمران آیت ۸۶)

ترجمہ: اور جو شخص اسلام کے سوا کسی (اور) دین کو اختیار کرنا چاہے تو (وہ یاد رکھے کہ) وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور آخرت میں وہ نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ اسلام سے کیا مراد ہے کیا اللہ اور رسولؐ اور قرآن مجید پر محض زبانی ایمان لانے سے اسلام کو قبول کرنے کا حقیقی مفہوم پورا ہو جاتا ہے اور کیا اس طرح ایمان لانے والے انسان کے متعلق یہ کہا جا سکتا ہے کہ وہ اپنے اس فعل کے نتیجہ میں خدا کا مقبول بندہ بن گیا ہے؟ اس کا جواب خود لفظ اسلام میں موجود ہے اور وہ یہ ہے کہ محض زبانی ایمان لانے کا نام اسلام نہیں ہے کیونکہ اسلام کے معنے ہیں کامل فرمانبرداری۔ جب تک انسان ایمان لانے کے بعد اللہ اور رسولؐ کی فرمانبرداری اختیار نہیں کرتا اس وقت تک وہ اللہ کی نگاہ میں حقیقی مسلم یعنی کامل فرمانبردار شمار نہیں ہو سکتا۔ ہر چند کہ یہ مفہوم خود اسلام کے لفظ میں موجود ہے تاہم اللہ تعالیٰ نے اسلام کے اس مفہوم کو ایک علیحدہ آیت میں بھی بیان کیا ہے اور اس طرح یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ محض زبانی ایمان لانے سے انسان اسلام میں داخل نہیں ہو جاتا وہ خدا کی نگاہ میں جب ہی اسلام میں داخل شمار ہوتا ہے جب وہ اپنے عمل سے اپنا کامل فرمانبردار ہونا ثابت کر دیتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایمان لانے کا زبانی طور پر اقرار کرنے والوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

"یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِی السِّلْمِ کَآفَّۃً وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝" (البقرہ آیت ۲۰۹)

ترجمہ:۔ اے لوگو! جو ایمان لے آئے ہو تم پورے کے پورے فرمانبرداری (کے دائرہ) میں آ جاؤ اور شیطان کے قدم بقدم نہ چلو۔ وہ یقیناً تمہارا کھلا (کھلا) دشمن ہے

اس آیت سے ظاہر ہے کہ اللہ اور رسولؐ کی کامل فرمانبرداری اختیار کئے بغیر اسلام قبول کرنے کا حق ادا نہیں ہوتا۔ اسلام کو قبول وہی کرتا ہے اور وہی اسلام میں اپنے حقیقی معنوں کی رو سے داخل ہوتا ہے جو کامل فرمانبرداری اور کامل اطاعت کا جوا اپنی گردن پر رکھتا ہے۔ اسی لئے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حقیقی اسلام کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

"اللہ تعالیٰ کے بندے جو دین کو دنیا پر مقدم کر لیتے ہیں ان کے ساتھ وہ رأفت اور محبت کرتا ہے چنانچہ خود فرماتا ہے وَاللّٰہُ رَءُوْفٌ بِالْعِبَادِ۔ یہ وہی لوگ ہیں جو اپنی زندگی جو اللہ تعالیٰ نے ان کو دی ہے اللہ تعالیٰ ہی کی راہ میں وقف کر دیتے ہیں اور اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کرنا، اپنے مال کو اس کی راہ میں صرف کرنا اس کا فضل اور اپنی سعادت سمجھتے ہیں۔ مگر جو لوگ دنیا کی املاک و جائیداد کو اپنا مقصود بالذات بنا لیتے ہیں وہ ایک خوابیدہ نظر سے دین کو دیکھتے ہیں لیکن حقیقی مومن اور صادق مسلمان کا یہ کام نہیں ہے۔ سچا اسلام یہی ہے کہ (ایمان لانے والا) اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات وقف کر دے تاکہ وہ حیات طیبہ کا وارث ہو چنانچہ خود اللہ تعالیٰ اس للّٰہی وقف کی طرف ایما کر کے فرماتا ہے مَنْ اَسْلَمَ وَجْھَہٗ لِلّٰہِ وَھُوَ مُحْسِنٌ فَلَہٗۤ اَجْرُہٗ عِنْدَ رَبِّہٖ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ۔ اس جگہ وَجْھَہٗ لِلّٰہِ کے معنی یہی ہیں کہ ایک نیستی اور تذلل کا لباس پہن کر آستانہ الوہیت پر گرے اور اپنی جان، مال، آبرو غرض جو کچھ اس کے پاس ہے خدا ہی کے لئے وقف کرے اور دنیا اور اس کی ساری چیزیں دین کی خادم بنا دے"

(الحکم ۱۶ اگست ۱۹۰۰ء بحوالہ ملفوظات جلد دوم صفحہ ۹۹)

اور پھر حضور علیہ السلام نے اس امر کو واضح فرمایا کہ اپنی ساری طاقتوں اور قوتوں کو مادام الحیات اللہ تعالیٰ کی راہ میں وقف رکھنے کا مطلب یہ ہے کہ انسان اللہ اور رسولؐ کی کامل اطاعت کا نمونہ پیش کرے اور اطاعت کو اس درجہ لازم پکڑے کہ خدا اور رسولؐ کو اپنی ہر حرکت و سکون پر حاکم بنائے۔ اس کی کوئی حرکت اور کوئی سکون بھی ایسا نہ ہو کہ جو خدا اور رسولؐ کے احکام کی اطاعت کا آئینہ دار نہ ہو۔ چنانچہ آپؑ نے فرمایا:۔

"سعادتِ عظمیٰ کے حصول کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک ہی راہ رکھی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی جاوے جیسا کہ اس آیت میں صاف فرمایا ہے کہ قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ۔ یعنی آؤ میری پیروی کرو تاکہ اللہ بھی تم کو دوست رکھے۔ اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ رسمی طور پر عبادت کرو۔ اگر حقیقت مذہب یہی ہے تو پھر نماز کیا چیز ہے اور روزہ کیا چیز ہے۔ خود ہی ایک بات سے رکے اور خود ہی کرے۔ اسلام محض اس کا نام نہیں ہے۔ اسلام تو یہ ہے کہ بکرے کی طرح سر رکھ دے جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا مرنا، میرا جینا، میری نماز، میری قربانیاں اللہ ہی کے لئے ہیں اور سب سے پہلے میں اپنی گردن رکھتا ہوں۔ یہ فخر اسلام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو اولیت کا ہے نہ ابراہیمؑ کو نہ کسی اور کو۔ یہ اسی کی طرف اشارہ ہے کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَآءِ وَالطِّیْنِ۔ اگرچہ آپؐ سب نبیوں کے بعد آئے مگر یہ صدا کہ میرا مرنا اور میرا جینا اللہ تعالیٰ کے لئے ہے، دوسرے کے منہ سے نہیں نکلی"

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء بحوالہ ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۸۶)

اس سے ظاہر ہے کہ اسلام عملی لحاظ سے از اول تا آخر کامل اطاعت ہی سے عبارت ہے یعنی اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل پیروی و اتباع اور کامل اطاعت کے بغیر اسلام متحقق ہی نہیں ہوتا۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے دیہات کے ان غیر تربیت یافتہ اعراب کو جو زبانی دعوئے ایمان پر ہی تکیہ کئے بیٹھے تھے اور سمجھتے تھے کہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا ہے۔ خبردار کیا کہ وہ بہت بڑی بھول میں ہیں کیونکہ:۔

"لَمَّا یَدْخُلِ الْاِیْمَانُ فِیْ قُلُوْبِکُمْ وَاِنْ تُطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ لَا یَلِتْکُمْ مِّنْ اَعْمَالِکُمْ شَیْئًا اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ثُمَّ لَمْ یَرْتَابُوْا وَجٰھَدُوْا بِاَمْوَالِھِمْ وَاَنْفُسِھِمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝"

(الحجرات آیات ۱۵، ۱۶)

ترجمہ:۔ (اے اعراب) ابھی ایمان تمہارے دلوں میں حقیقتہً داخل نہیں ہوا۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسولؐ کی سچی اطاعت کرو گے تو وہ تمہارے اعمال میں کوئی عمل بھی ضائع نہیں ہونے دے گا۔ اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔ مومن وہی ہوتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاتے ہیں پھر شبہ میں مبتلا نہیں ہوتے اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں کے ذریعہ سے اللہ کے راستہ میں بھرپور کوشش بروئے کار لاتے ہیں۔ یہی لوگ سچے (مومن) ہیں۔

جب اطاعت کے بغیر اسلام متحقق ہی نہیں ہوتا تو پھر اللہ اور رسولؐ کی اطاعت سے لاپرواہی معمولی بات نہیں ہے بلکہ انتہائی خطرات کی حامل ہے اسی لئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسے معمولی بات نہ سمجھنے کی تلقین کرتے ہوئے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ:۔

"یہ بڑی غور طلب بات ہے۔ اس کو سرسری نہ سمجھو۔ مسلمان بننا آسان نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اسلام کا نمونہ جب تک اپنے اندر پیدا نہ کرو مطمئن نہ ہو"

(الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء بحوالہ ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۸۷)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تاریخ اسلام

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشادِ مبارک

(مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد۔ ربوہ)

نیشا پور صدیوں تک اسلامی علوم کا گہوارہ رہا ہے۔ اس مردم خیز خطہ میں جو نامور علماء ربّانی پیدا ہوئے ان میں حضرت الشیخ ابو الحسن علی بن احمد الواحدی (متوفی ۴۶۸ھ) کا مقام بہت بلند ہے۔ آپ وہ عالی مرتبت بزرگ ہیں جنہوں نے البسیط کے نام سے تفسیرِ قرآن کی سولہ ضخیم جلدیں لکھیں۔ اس نہایت قابلِ قدر خدمتِ قرآن کے علاوہ "اسبابُ النزول" جیسی تالیف بھی آپ کے قلم سے نکلی ہے۔ مصر کے مشہور ادارہ "مصطفی البابی الحلبی واولادہ" نے اس کا پہلا ایڈیشن ۱۹۵۹ء میں اور دوسرا ۱۹۶۸ء میں شائع کیا۔

حضرت علامہ ابو الحسن رحمۃ اللہ علیہ نے کتاب اسباب النزول کے ص۵۳ پر ۹ھ ہجری کے مشہور واقعہ وفد نجران کا ذکر فرمایا ہے جو سورہ آل عمران کے پس منظر کو سمجھنے کے لئے بہت ضروری ہے۔ اس واقعہ میں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوتِ خطابت اور زورِ فصاحت کا شاہکار ہے ایک ایسا ارشادِ مبارک ہمیں ملتا ہے جو ہمیشہ آبِ زر سے لکھا جائے گا اور قیامت تک خدائے واحد کی توحید پر زندہ برہان کی حیثیت سے یادگار رہے گا۔ علامہ ابو الحسن نیسا پوری تحریر فرماتے ہیں:۔

"قال المفسّرون قدم وفد نجران، وكانوا ستّين راكباً على رسول الله صلى الله عليه وسلم وفيهم اربعة عشر رجلاً من اشرافهم وفي الاربعة عشر ثلاثة نفر اليهم يئول امرهم فالعاقب امير القوم وصاحب مشورتهم الذي لا يصدرون الّا عن رأيه واسمه عبد المسيح والسيّد امامهم وصاحب رحلهم واسمه الايهم، وابو حارثة بن علقمة اسقفهم وحبرهم وامامهم صاحب مدراسهم، وكان قد شرف فيهم ودرس كتبهم حتى حسن علمه في دينهم وكانت ملوك الروم قد شرّفوه ومولوه وبنوا له الكنائس لعلمه واجتهاده فقدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم ودخلوا مسجده حين صلّى العصر، عليهم ثياب الحبرات جبات واردية .... يقول بعض من رآهم من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما رأينا وفداً مثلهم وقد حانت صلاتهم فقاموا فصلّوا في مسجد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم: دعوهم فصلّوا الى المشرق، فكلّم السيّد والعاقب رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقال لهما رسول الله صلى الله عليه وسلم: اسلما، فقالا: قد اسلمنا قبلك، قال: كذبتما منعكما من الاسلام دعاؤكما لله ولداً، وعبادتكما الصليب واكلكما الخنزير، قالا: ان لم يكن عيسى ولد الله فمن ابوه؟ وخاصموه جميعاً في عيسى، فقال لهما النبي صلى الله عليه وسلم: الستم تعلمون انه لا يكون ولدٌ الّا ويشبه اباه؟ قالوا: بلى، قال: الستم تعلمون انّ ربّنا حيّ لا يموت، وانّ عيسى اتى عليه الفناء؟ قالوا: بلى، قال: الستم تعلمون انّ ربّنا قيّم على كل شيء يحفظه ويرزقه؟ قالوا: بلى، قال: فهل يملك عيسى من ذلك شيئاً؟ قالوا: لا، قال: فانّ ربّنا صوّر عيسى في الرحم كيف شاء، وربّنا لا يأكل ولا يشرب ولا يُحدِث؟ قالوا: بلى، قال: الستم تعلمون انّ عيسى حملته امّه كما تحمل المرأة، ثمّ وضعته كما تضع المرأة ولدها، ثمّ غذي كما يغذى الصبي، ثمّ كان يطعم ويشرب ويحدث؟ قالوا: بلى، قال: فكيف يكون هذا كما زعمتم؟ فسكتوا۔"

(اسباب النزول ص۵۳)

ترجمہ:۔ مفسرین کا کہنا ہے کہ وفد نجران بھی حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ ساٹھ سوار تھے جن میں سے چودہ نہایت درجہ معزز لوگوں میں سے تھے اور ان چودہ میں سے تین آدمی ان کے سارے امور میں ان کے کرتا دھرتا تھے۔ العاقب جس کا نام عبد المسیح تھا اس قوم کا امیر تھا اور اسی سے وہ مشورہ کرتے اور اس کی رائے کے بغیر کوئی کام نہ کرتے۔

السیّد جس کا نام الایہم تھا ان کا امام اور ان کے قافلہ کا ناظم تھا۔

تیسرا شخص ابو حارثہ بن علقمہ تھا جو اُن کا پادری اور عالم، ان کا لیڈر اور ناظم تعلیم تھا۔ اسے دوسرے لوگوں پر یہ امتیاز حاصل تھا کہ اس نے عیسائیت کے لٹریچر کا خوب مطالعہ کیا ہوا تھا اور اس مذہب کے متعلق اسے خاصی دستگاہ حاصل تھی۔ رومی بادشاہوں نے نہ صرف اسے بہت اعزاز و اکرام اور مال و دولت سے نواز رکھا تھا بلکہ اس کے علم اور اجتہاد کی وجہ سے اس کے لئے گرجے تعمیر کرا رکھے تھے۔

یہ سب لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور آئے اور نماز عصر کے بعد مسجد (نبوی) میں داخل ہوئے۔ وہ مختلف نقوش والے جبّے اور چادریں پہنے ہوئے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ نے اس وفد کو دیکھ کر کہا کہ ہم نے اس جیسا وفد کبھی نہیں دیکھا۔ اس وقت ان کی نماز کا وقت ہو چکا تھا۔ پس وہ کھڑے ہوگئے اور مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں اپنی نماز شروع کر دی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (اپنے صحابہ سے) فرمایا کہ: انہیں نماز پڑھنے دو۔ پس انہوں نے مشرق کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔

اس کے بعد "السیّد" اور "العاقب" نے حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو شروع کی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ: تم اسلام میں داخل ہو جاؤ۔ انہوں نے جواب دیا کہ ہم تو آپ سے بھی پہلے داخلِ اسلام ہو چکے ہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری یہ بات بالکل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خلافِ واقعہ ہے تمہیں اسلام سے (عقیدہ) تثلیث مسیح، عبادتِ صلیب اور اکلِ خنزیر نے روک رکھا ہے۔ ان دونوں نے جواب دیا کہ اگر عیسیٰ خدا کا بیٹا نہیں تو پھر اس کا باپ کون ہے؟ الغرض حضور علیہ السلام سے وہ تمام عیسائی نبی عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق بحث مباحثہ کرتے رہے۔

حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (بالآخر) یہ ارشاد فرمایا: کیا تمہیں یہ علم نہیں کہ ہر بیٹا اپنے باپ کے مشابہ ہوتا ہے انہوں نے کہا: بالکل ٹھیک۔ آنحضرتؐ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ ہم سب کا رب زندہ جاوید ہے اور اسے کبھی موت لاحق نہیں ہوتی مگر عیسیٰ (علیہ السلام) تو وفات پا چکے ہیں۔ انہوں نے کہا بے شک (یہ صحیح ہے)

پھر حضورؐ نے فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ ہمارا رب ہر ایک چیز کا محافظ و نگہبان ہے۔ وہی ہے جو اس کی حفاظت کرتا اور اسے رزق عطا کرتا ہے؟

انہوں نے جواب دیا: یہ بھی بالکل سچ ہے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا حضرت عیسیٰ ان میں سے کسی امر کے بھی مالک ہیں؟ انہوں نے جواب میں کہا۔ نہیں۔

فرمایا: ہمارے رب نے جس طرح چاہا حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کو ان کی والدہ کے رحم میں صورت بخشی۔ ہمارا رب نہ کھاتا ہے، نہ پیتا ہے اور نہ وہ پیشاب اور پاخانہ کرتا ہے۔ انہوں نے کہا بالکل ٹھیک ہے۔

حضورؐ نے فرمایا: کیا تمہیں علم نہیں کہ عیسیٰ (علیہ السلام) اسی طرح ماں کے پیٹ میں رہے جس طرح بچہ اپنی ماں کے پیٹ میں رہتا ہے؟ پھر اس نے انہیں جنا جیسے کہ عورت بچہ جنا کرتی ہے۔ پھر انہیں غذا دی گئی جیسے کہ اور بچوں کو دی جاتی ہے۔ پھر وہ کھاتے پیتے اور پیشاب اور پاخانہ کیا کرتے تھے؟ انہوں نے کہا یہ سب کچھ ٹھیک ہے۔ تب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر حضرت عیسیٰ آپ لوگوں کے خیال کے مطابق خدا کے بیٹے کیونکر قرار دیئے جا سکتے ہیں؟؟ یہ جواب سن کر وہ خاموش ہو گئے۔

مومنوں کا بے مثال کردار

(مکرم محمود مجیب اصغر صاحب بھیروی)

ماموریں پر ایمان لانے کے نتیجے میں اور ماموریں کی قوتِ قدسیہ کے نتیجے میں مومنین یعنی کامل متبعین کو جو پیار اپنے مالکِ حقیقی سے پیدا ہوتا ہے دنیا کی کوئی طاقت اس پیار کو ان سے چھین نہیں سکتی خواہ اس پر کتنا ہی تشدد کیا جائے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جب فرعون کی رعایا میں سے کچھ لوگ ایمان لے آئے اور انہوں نے فرعون کے دربار میں بھی اپنے ایمان کا اقرار کیا تو فرعون نے انہیں دھمکی دی کہ اگر وہ موسیٰؑ سے علیحدگی اور فرعون کی خدائی کا اقرار نہیں کریں گے تو انہیں صلیب پر چڑھا دیا جائے گا اور ان کے ہاتھ پاؤں توڑ دیئے جائیں گے۔ اس کے جواب میں انہوں نے کہا کہ ہم تو اپنے پیارے ربّ کے حضور حاضر ہو جائیں گے اس لئے ہمیں اپنی موت کا کوئی فکر نہیں۔

اُمتِ محمدیہ میں ایسی بے شمار مثالیں ملتی ہیں کہ دنیا کی کوئی طاقت مومنین کے دلوں سے خداتعالیٰ اور رسولؐ کی محبت نہ نکال سکی۔ حضرت بلالؓ بن رباح ایک حبشی غلام تھے۔ ان کا ظالم مالک امیّہ بن خلف حضرت بلالؓ کو دوپہر کے وقت گرمی کے موسم میں مکہ سے باہر لے جا کر تپتی ریت میں ننگا کر کے لٹا دیتا اور بڑے بڑے گرم پتھر ان کے سینہ پر رکھ کر کہتا کہ لات اور عزّیٰ کی الوہیت کو تسلیم کر اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے علیحدگی کا اظہار کر۔ بلال اس کے جواب میں کہتے اَحَدٌ اَحَدٌ (اللہ ایک ہے اللہ ایک ہے)۔ بار بار آپؓ کا جواب سن کر امیّہ کو اور غصہ آجاتا اور وہ آپؓ کے گلے میں رسہ ڈال کر شریر لڑکوں کے حوالے کر دیتا اور کہتا کہ ان کو مکہ کی گلیوں میں پتھروں کے اوپر سے گھسیٹتے ہوئے لے جائیں۔ جس کی وجہ سے آپؓ کا بدن لہولہان ہو جاتا مگر آپؓ پھر بھی اَحَدٌ اَحَدٌ کہتے جاتے۔

قبائلِ نجد کی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ستّر صحابہؓ کی ایک جماعت کو تبلیغ کے لئے روانہ فرمایا جس میں سارے حافظِ قرآن تھے اور سب کو ہی شہید کر دیا گیا تھا۔ ان میں سے حضرت حرامؓ بن ملحان جب ایک قبیلہ کو تبلیغ کر رہے تھے تو ظالموں نے ان کو پیچھے سے تیر مار دیا جس سے ان کی وفات واقع ہو گئی۔ مرنے سے پہلے ان کی زبان پر یہ الفاظ تھے:۔

"اللّٰہ اکبر فُزتُ و ربّ الکعبۃ۔"

یعنی اللہ ہی سب سے بڑا ہے۔ کعبہ کے رب کی قسم میں تو اپنی مراد کو پہنچ گیا۔

انہی شہداء میں سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کے آزاد کردہ غلام حضرت عامرؓ بن فہیرہ کو جب جبار بن سلمیٰ نے شہید کیا تو ان کے منہ سے بے اختیار نکلا "فُزتُ وَاللّٰہِ" یعنی خدا کی قسم میں تو اپنی مراد کو پہنچ گیا ہوں۔ یہی الفاظ بعد میں جبار بن سلمیٰ کے مسلمان ہونے کا باعث بنے۔ جبار کہتے ہیں کہ الفاظ سن کر میں بہت متعجب ہوا کہ میں نے تو اس شخص کو قتل کیا ہے اور وہ یہ کہتا ہے کہ میں اپنی مراد کو پہنچا۔ چنانچہ بعد میں میں نے لوگوں سے اس کی وجہ پوچھی تو مجھے معلوم ہوا کہ مسلمان لوگ خدا کے رستے میں جان دینے کو سب سے بڑی کامیابی خیال کرتے ہیں اور اس بات کا میری طبیعت پر ایسا اثر ہوا کہ آخر اسی اثر کے ماتحت میں مسلمان ہو گیا۔

حضرت سید عبداللطیف صاحبؓ خوست (افغانستان) کے ایک باکمال بزرگ تھے۔ آپ حضرت مخدوم شیخ ابوالحسن علی ہجویری گنج بخشؒ کی اولاد میں سے تھے اور ملک کے مشہور مذہبی پیشوا، مقتدر عالم اور صاحبِ کشف و الہام تھے۔ دربارِ شاہی میں ممتاز منصب رکھتے تھے۔ دسمبر سنہ ۱۹۰۲ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں داخل ہوئے اور بعد میں اسی حسین جرم کی وجہ سے شہید ہوئے۔ قادیان سے واپسی کے بعد ان کو قلعہ میں بند کر دیا گیا اور ڈیڑھ من وزنی زنجیر پہنا دی گئی۔ چار ماہ قید کے بعد جب انہیں امیر کی کچہری میں پیش کیا گیا تو انہیں یہ کہا گیا کہ یا تو احمدیت سے ارتداد اختیار کرو ورنہ تمہیں سخت اذیتوں کے ساتھ ہلاک کر دیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا "یہ تو غیر ممکن ہے کہ میں سچائی سے توبہ کروں اس دنیا کے حکام کا عذاب تو موت تک ختم ہو جاتا ہے لیکن میں اس سے ڈرتا ہوں جس کا عذاب کبھی ختم نہیں ہوتا" (بحوالہ تذکرۃ الشہادتین) چنانچہ بعد میں حضرت سید صاحبؓ کو بڑی بے دردی سے سنگسار کیا گیا لیکن ان کے پائے ثبات میں ذرّہ بھر بھی لغزش نہ آئی۔

ایسے ہی مقدسوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"کسی تلوار کی دھار اُن میں اور اُن کے محبوب میں جدائی نہیں ڈال سکتی اور کوئی بلیّہ عظمیٰ اُن کو اپنے پیارے کی یاد داشت سے روک نہیں سکتی۔"

(براہین احمدیہ جلد چہارم)

اسی طرح حضورؑ ایک اور جگہ کامل مومنین کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

"اگر اُن کے وجودوں کو ہاون مصائب میں پیسا جائے اور سخت شکنجوں میں دے کر نچوڑا جائے تو ان کا عرق بجز حُبِّ الٰہی کے اور کچھ نہیں۔ دنیا ان سے ناواقف اور وہ دنیا سے دُور تر اور بلند تر ہیں۔"

(سرمہ چشم آریہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ملک حمید احمد صاحب آف سویڈن کا ذکرِ خیر

(مکرم امام کمال یوسف صاحب سویڈن)

مکرم برادرم حمید احمد صاحب مرحوم ابن مکرم برکت علی صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ حافظ آباد جو ہماری جماعت مالمو (سویڈن) کے ایک مخلص نوجوان تھے ۲۶؍مئی کو وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون!

مرحوم موصی تھے تمام مالی تحریکات میں شوق اور پابندی کے ساتھ حصہ لیتے۔ اپنی نیکی، بلند اخلاق اور سادگی کی وجہ سے جماعت مالمو میں بہت مقبول تھے۔ گزشتہ پاک بھارت جنگ کے دوران اہم ملکی خدمات کا موقعہ ملا اور آپ ایک لمبا عرصہ جنگی قیدی بھی رہے۔ لمبی اور تکلیف دہ بیماری کو بڑے صبر سے برداشت کیا۔ مرحوم کی تیمارداری علاج معالجے اور پھر وفات کے بعد نعش کو پاکستان بھجوانے میں جماعت احمدیہ مالمو اور ان کے پریذیڈنٹ مکرم عبدالکریم صاحب سولز نے قابلِ قدر خدمت کی توفیق پائی۔

اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے۔ ان کے عزیزوں کو صبرِ جمیل دے۔ مکرمی حمید مرحوم کی والدہ صاحبہ کو اس صدمہ کے معاً بعد اپنے اکلوتے بھتیجے کی وفات کا صدمہ بھی سہنا پڑا۔ احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبرِ جمیل سے نوازے۔ آمین!

۲۹؍رمضان المبارک کی دعائیہ تقریب

تحریک جدید کے جو مجاہدین ۲۹؍رمضان المبارک تک اپنا وعدہ کلی طور پر ادا کریں گے ان کے لئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں امسال بھی انشاءاللہ دعا کی خصوصی درخواست کی جائے گی۔

زیادہ سے زیادہ مجاہدین اس بابرکت تقریب پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مقبول دعاؤں سے مستفیض ہونے کی سعی فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

چندہ مہمان خانہ مستورات برائے جلسہ سالانہ

۱۶؍جولائی تا ۲۳؍جولائی مہمان خانہ مستورات کی مد میں ۸۰-۲۲۲۰ روپے چندہ وصول ہوا ہے۔ اس طرح ۲۳؍۷ تک اس مد میں کل ۸۷-۳۰۳و۷۶و۱ روپے جمع ہو چکے ہیں اس کے بالمقابل ۵۰۰و۲۸و۳ روپے خرچ ہو چکے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپیہ اور جمع کرنے ہیں۔ جب تک ہر لجنہ اتنا ہی تقریباً چندہ اور نہ دے گی جتنا وہ پہلے ادا کر چکی ہے یہ کام مکمل نہ ہو سکے گا۔ بہنیں اور بچیاں اس طرف پوری توجہ دیں تاکہ جو کام ہم نے شروع کیا ہے وہ جلد سے جلد مکمل کر کے دوسرے کاموں کی طرف توجہ دیں۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

ضروری اعلان برائے ناصرات الاحمدیہ

ناصرات کی تمام سیکرٹریان کی خدمت میں گزارش ہے کہ ناصرات الاحمدیہ کا چندہ وقفِ جدید یک مشت یا قسطوں میں جلد از جلد ادا کر دیں۔ مرد عہدیداروں کے ذریعہ چندہ دینے والی لجنات ناصرات کے چندہ کی وضاحت لفظ "ناصرات" لکھ کر دیں تاکہ یہ چندہ شعبہ ناصرات وقفِ جدید میں جمع ہو سکے۔ بصورت دیگر چندہ مذکورہ شعبہ اطفال میں جمع ہو جاتا ہے۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ)

مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام

ماہ اگست / ظہور میں خدام کے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" مقرر ہے۔ قائدین کرام خدام سے مطالعہ کروائیں!

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

قسط نمبر (۱۰)

تعمیر گیسٹ ہاؤس انصار اللہ میں چندہ دینے والے اصحاب

مبلغ ۳۰۰/- روپیہ یا اس سے زائد رقم تعمیر گیسٹ ہاؤس انصار اللہ میں ادا کرنے والے معطی حضرات کی فہرست درج ذیل ہے۔ گیسٹ ہاؤس کی عمارت پر نصب ہونے والی سنگِ مرمر کی یادگار تختی پر ایسے تمام حضرات کے اسمائے گرامی کندہ کروائے جا رہے ہیں۔ جو احباب اپنا یا اپنے والدین یا فوت شدہ عزیز و اقارب کے نام یادگار تختی پر محفوظ کرانا چاہتے ہوں ان کے لئے ابھی موقعہ ہے کہ مبلغ ۳۰۰/- یا اس سے زائد رقم ادا کر کے اس کارِ خیر میں شامل ہوں اور آنے والی نسلوں کے لئے یادگار چھوڑ جائیں:-

مکرم الحاج کیپٹن ڈاکٹر ملک عطاء اللہ خان صاحب ربوہ	۳۰۰/- روپے
مکرم نور محمد صاحب ولد عبدالرحمٰن صاحب مرحوم مارٹن روڈ کراچی	۳۰۰/- "
مکرم حکیم محمد جمیل صاحب معہ والد مرحوم حکیم محمد جلیل صاحب و والدہ محترمہ کریم بی بی صاحبہ، اہلیہ محترمہ صالحہ فاطمہ، پسر مرحوم لطیف احمد صاحب، ماموں مرحوم محمد عزیز الدین صاحب اور نانی مرحومہ عائشہ بی بی صاحبہ	۱۰۰۰/- "

اللہ تعالیٰ ان حضرات کی قربانی کو قبول فرمائے اور ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے۔ آمین!

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم منظور احمد صاحب چک ۵۶۵ گ ب ضلع لائلپور نے درخواست دی ہے کہ میری بہن محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ بنت چوہدری فضل احمد صاحب وفات پا چکی ہیں۔ قطعہ نمبر ۱۲ واقع محلہ دارالرحمت غلام فاطمہ صاحبہ مرحومہ، محمد یعقوب صاحب اور خاتون بی بی صاحبہ کے نام مشترکہ الاٹ ہے۔ غلام فاطمہ صاحبہ مرحومہ کا حصہ ایک کنال پانچ مرلہ کا ہے۔ مرحومہ کی کوئی اولاد نہیں ہے۔ میرے علاوہ میرا بھائی غلام احمد صاحب بھی مرحومہ کا جائز وارث ہے۔

استدعا ہے کہ غلام فاطمہ صاحبہ کا حصہ زمین ہم دونوں بھائیوں کے نام مشترکہ طور پر منتقل کرنے کا حکم صادر فرما دیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے والد محترم شیخ عباد الرحمٰن صاحب عابد عرصہ سے عارضہ قلب میں مبتلا ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین!

(بیگم سید منور احمد صاحب ۸۱ فلیمنگ روڈ لاہور)

(۲) میرا نواسہ عزیزم فرحت حیات عرصہ دو ماہ سے بعارضہ کھانسی و بخار سخت بیمار ہے۔ عزیز کی کامل صحت یابی اور درازیٔ عمر کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

(مقصود احمد ورک قیام پور ورکاں۔ گوجرانوالہ)

(۳) خاکسار ایک ہفتہ سے بعارضہ معدہ و بخار بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین!

(چوہدری حاجی خان چک $\frac{133}{R.B}$ کمال پور ضلع لائلپور)

(۴) میرے چھوٹے بیٹے راحیل قمر کو ۱۰ یوم سے مسلسل بخار ہے۔ کافی کمزور ہو چکا ہے۔ اس کی صحت عاجلہ کے لئے تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(امۃ الحفیظ راحیلہ ایم اے بی ایڈ سرگودھا)

(۵) میرے داماد عزیزم عبدالمنان صاحب بیرون پاکستان تقریباً ڈیڑھ ہفتے قبل سے سخت بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت سے اس کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔

(عبدالحی ناصر جناح چوک ساہیوال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جامعہ احمدیہ میں عملی مشقیں

جامعہ احمدیہ کے طلبہ کو تدریس کتب کے علاوہ عملی مشقیں بھی کروائی جاتی ہیں تا انکی جسمانی اور علمی صحت باقاعدگی سے روبہ ترقی رہے۔ مثلاً درجہ ثانیہ کے طلبہ نے امسال بعض خاص شرائط کے تحت ۱۱۶ میل پیدل سفر اپنا سامان خود اٹھا کر کیا۔ چونکہ یہ سفر اپریل ۱۹۷۷ء کے پہلے ہفتہ میں تھا اس لئے طلبہ کو گرمی کا مقابلہ بھی خوب کرنا پڑا۔

درجہ خامسہ کے طلبہ نے جولائی کے پہلے بارہ دن پُر فضا لیکن دشوار گذار پہاڑی مقامات میں ہائیکنگ کرتے ہوئے گذارے اور ساتھ ہی ۹۵ میل پیدل سفر کیا۔ تفریح اور مشکلات سے لا محالہ سفر طلباء میں مستقل مزاجی اور مشکل پسندی کے اوصاف پیدا کرنے کا باعث بنتا ہے۔

درجہ رابعہ کے طلبہ ہر سال موسم گرما کی تعطیلات میں حسب ہدایت پرنسپل جامعہ احمدیہ پندرہ دن اصلاح و ارشاد کے کام میں عملی طور پر حصہ لیتے ہیں۔ امسال مندرجہ ذیل گیارہ طلبہ کی ٹیم نے کراچی میں ۴ر جولائی سے ۲۰ر جولائی تک اصلاح و ارشاد کے کام کئے۔ منصور احمد صاحب قمر، حبیب احمد صاحب قمر، طیب احمد صاحب، رانا فاروق احمد صاحب، عبدالمجید صاحب عامر، ملک سعید احمد صاحب، فضل احمد صاحب، محمد اشرف صاحب عارف، منصور احمد صاحب مبشر، عبدالحمید خان صاحب، ذکر اللہ ایوب صاحب اور خاکسار محمد علی کائرے آف یوگنڈا۔

یہ دن طلبہ کے لئے انتہائی مصروفیت اور ذمہ داری کے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں مختلف حلقہ جات میں ۱۱۳ بار درس قرآن عظیم، درس حدیث و درس کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ تعلیم القرآن کی دس کلاسیں جاری کرنے کی توفیق عطا فرمائی جس میں سینکڑوں بچوں اور بچیوں کے علاوہ بڑوں کو بھی استفادہ کا موقع ملا۔ ۲۵ سے زائد تربیتی نشستیں ہوئیں اور ۲۲ تحقیق کرنے والے احباب کے علمی سوالوں کے جوابات دینے کا موقع ملا۔ قرآنی عنوانات پر مختلف مذہبی اجتماعات میں ۶۳ تقاریر کرنے کا موقع ملا۔

ٹیم کے نگران مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر استاذ الجامعہ نے گیارہ حلقہ جات میں سلائیڈ شو منعقد کئے جن کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورہ جات یورپ، امریکہ اور افریقہ کے حالات اور ان کے ایمان افروز نتائج کو تصویری زبان میں پیش کیا گیا۔ دو حلقوں کی لجنات کے خصوصی مطالبہ پر انہیں سلائیڈز دکھائی گئیں نیز کراچی سے واپسی پر نواب شاہ، گھٹ (گوٹھ نبیجے خان) اور سکھر میں بھی احباب کی خواہش کے مطابق انہیں سلائیڈز دکھائی گئیں۔ حلقہ النور (کراچی) کے مستعد اطفال نے جلسہ یوم والدین اپنی مسجد میں منعقد کیا۔ مقابلوں میں اوّل، دوم اور سوم آنے والے اطفال میں انعامات محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی نے تقسیم کئے۔ پھر جامعہ احمدیہ کی بیرونی ممالک میں مساعی کو سلائیڈز کے ذریعہ پیش کیا گیا۔ اس میں سے خصوصاً ماریشس، لندن اور افریقہ کے بچوں کا نظارہ اطفال نے خاص طور پر پسند کیا۔

برادرم رشید طارق صاحب قائد ضلع کراچی نے اپنے ممبران کی مدد سے جامعہ کی ٹیم کے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے بہت کوشش فرمائی اور آخر میں کراچی کے مختلف اہم مقامات کی سیر بھی کرائی جو ہر لحاظ سے طلبہ کے لئے مفید اور باعث ازدیاد علم ہوئی۔

احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ توفیق دے کہ علمی اور عملی پروگراموں کے ذریعہ طلبہ جامعہ احمدیہ بہترین تربیت حاصل کر سکیں اور سلسلہ کے لئے مفید وجود ثابت ہوں۔

(محمد علی کائرے سیکرٹری وفد جامعہ احمدیہ)

سرگودھا سرکل میں پودہ جات کی فراہمی کا انتظام

سرگودھا ۵ر اگست۔ معلوم ہوا ہے کہ شجرکاری کی موجودہ مہم کے دوران سرگودھا سرکل میں مختلف مقامات پر محکمہ جنگلات کے دفاتر میں پودہ جات اور قلمیں فراہم کرنے کے ڈپو کھول دئے گئے ہیں وہاں سے عوام مقررہ نرخوں پر قلمیں اور پودے حاصل کر سکتے ہیں۔

اخبارِ احمدیہ (بقیہ صفحہ اوّل)

اگلی صدی کے مجدد کی بات کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے واضح طور پر ارشاد فرمایا ہے کہ دنیا کی زندگی کے آئندہ ہزار سال کے لئے خدا نے مجھے ہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی کے طفیل مجدد اور امام آخر الزمان بنایا ہے یعنی عمر دنیا کے آخری ہزار سال کے لئے آپ ہی مجدد ہیں۔

آخر میں حضور نے فرمایا ہمیں ہمیشہ یہ دعا کرتے رہنا چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر ایک کو نفاق کے فتنہ سے محفوظ رکھے ہمارے اندر کسی قسم کی بناوٹ، نمائش، ریا اور تکبر پیدا نہ ہو اور خدا کی رضا ہمیں اس زندگی میں بھی اور اخروی زندگی میں بھی حاصل رہے اور اس کے پیار کے جلوے ہمیشہ ہماری زندگیوں میں ظاہر ہوتے رہیں۔ آمین

بیرونی ممالک کی بہت زیادہ مانگ کے پیشِ نظر

آپ ریکروٹنگ ایجنسیز کو پانچ پانچ چھ چھ ہزار روپے دیگر خود دوروں میں ٹھوکریں کھا کر بیرون ملک جاتے ہیں۔ آپ کیوں نہیں ہمارے ادارے

نسیم سٹیل فکسر شٹرنگ کارپنٹر پائپ فٹر اینڈ بلڈنگ پینٹر ٹریننگ سنٹر

اندرون موچی دروازہ لاہور سے صرف -/۱۰۰ روپیہ ادا کر کے ۲ ہفتہ کا مکمل سٹیل فکسر کورس و -/۱۰۰ روپیہ ادا کر کے دو ہفتہ کا مکمل شٹرنگ کارپنٹر کورس کر کے بیرون ملک جائیے!

اس کے علاوہ ہم نے پاکستان میں پہلی بار مکمل پائپ فٹر کورس سکھانے کا انتظام بھی کیا ہے جو تین ہفتہ کا کورس ہے اور مکمل فیس -/۱۵۰ روپے ہے۔ اس کورس میں (ربڑ۔ پلاسٹک۔ تانبہ۔ سٹیل۔ لوہا) پائپ فیبریکیٹر۔ پائپ فٹنگ۔ پلمبر۔ سینیٹری فٹنگ شامل ہیں۔ چوتھی کلاس بلڈنگ پینٹر کی ہے۔ ایک ہفتہ کا مکمل بلڈنگ پینٹرز کورس فیس -/۵۰ روپے۔

* اگر آپ یہ چاروں کورس کر لیں تو آپ کنسٹرکشن فورمین بن سکتے ہیں۔ مکمل چار کورس ایک ماہ۔ مکمل چار کورس فیس -/۲۷۵ روپیہ۔ داخلہ جاری ہے۔ کلاسز صبح۔ دوپہر۔ شام۔
* ادارہ میں مکمل پریکٹیکل کا انتظام ہے۔ ٹریننگ مکمل کرنے پر سرٹیفکیٹ دیا جاتا ہے۔
* لاہور سے باہر کے طلباء کے لئے ہوسٹل کا انتظام ہے

احمدی احباب کے لئے فیس میں ۱۰٪ رعایت

نسیم سٹیل فکسر شٹرنگ کارپنٹر۔ پائپ فٹر اینڈ بلڈنگ پینٹر ٹریننگ سنٹر

اندرون موچی دروازہ۔ لاہور

تبدیلی نام

میں نے اپنا نام ناصرہ بیگم کی بجائے فوزیہ بیگم رکھ لیا ہے آئندہ مجھے میرے نئے نام سے مخاطب کیا جائے۔

فوزیہ بیگم دختر بابو محمد بخش انبالوی
بیوہ صوبیدار محمد عبد الصمد مرحوم
۲۵/۱۸ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ

کلیرنس سیل

مندرجہ ذیل کپڑوں کی کلیرنس سیل ۳ر اگست سے ۲۰ر اگست تک لگائی گئی ہے۔ ٹائٹرون برائے پتلون۔ لون و وائل پرنٹ و پلین۔ پردہ کلاتھ۔ یونیورسل چکن وائل۔ ٹویرالان پرنٹ۔ ٹائٹریکس کے سوٹ۔ اس کے علاوہ بہترین ملبوسات مناسب داموں پر خریدنے کے لئے تشریف لائیں۔

مومن کلاتھ ہاؤس

گولبازار ربوہ
فون ۵۱۷

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴